107544 ـ بہرہ فرقہ كے لوگ اور ان كے عقائد اور ان سے شادى بياہ كا حكم

سوال

ميرا سوال ميرى بيوى اور ميرے متعلق ہے، ہمارا تعلق " بہرہ " فرقہ سے ہے يہ شيعہ گروہ سے تعلق ركھتا ہے اور انٹرنيٹ پر " مومنين ڈاٹ آرگو " اور " معلومات ڈاٹ كام " كے نام سے ويب سائٹ بھى ہے، ميں اس فرقہ كى طرف منسوب تھا ليكن اللہ تعالى نے مجھے ہدايت دى اور ميں صحيح دين پر آ چكا ہوں ميں نے يہ شادى اپنے والدين كى خاطر كى كيونكہ وہ كہتے تھے يہ ايك اچھى لڑكى ہے، اور شادى كے بعد ہر دينى مسئلہ ميں ميرى اطاعت كريگى.

ميں نے قرآن و سنت سے بيان كرنے كى پورى كوشش كى ليكن ابھى تك وہ اس كا انكار كر رہى ہے، ہمارا سب سے بڑا اختلاف يہ ہے كہ: يہ عورت ـ اور عمومى طور پر يہ فرقہ ـ على رضى اللہ تعالى عنہ يا حسين رضى اللہ تعالى عنہ سے مدد مانگتے اور ان كو وسيلہ بناتے ہيں.

ميں اس كى وضاحت كرتے ہوئے يہ كہوں گا كہ مثلا وہ يہ كہتے ہيں: اے اللہ مجھے حسين رضى اللہ تعالى عنہ كے وسيلہ سے شفا عطا كر، يا ميرى مدد فرما، تو اس طرح حسين اللہ كے پاس جا كر اس كے ليے شفا طلب كرتے ہيں، تو اس طرح شفا مل جاتى ہے، يا پھر مطلوبہ مدد حاصل ہو جاتى ہے.

ميرى بيوى كى اس سے قبل عادت تھى وہ كہا كرتى ہے مدد يا حسين، يا پھر حسين مجھے شفا دو، يا مجھے بچا لو، ميرے اعتقاد كے مطابق تو يہ شرك ہے، ليكن جب ميں نے اس پر يہ واضح كيا كہ ايسا كرنا تو شرك ہے اس طرح وہ ايسا كرنے سے رك گئى، ليكن ابھى بھى وہ آئمہ كرام سے وسيلہ كى قائل ہے اور ان كے وسيلہ سے مانگتى ہے، اور بدعات و خرافات پر عمل كرتى ہے، كيا وسيلہ كى يہ قسم بھى شرك شمار ہوتى ہے ؟

كيا اللہ سبحانہ و تعالى نے كئى ايك آيات ميں يہ بيان كيا ہے كہ ہم اس كے علاوہ كسى اور سے سوال نہ كريں ؟

جو كچھ وسيلہ وغيرہ جيسے فعل كرتى ہے كيا وہ شرك ہے تو كيا اس سے ميرى شادى صحيح ہے، اور كيا شرك كفر ہے، اور كيا كافرہ عورت سے شادى كرنا جائز ہے ؟

ان كے امام اور بڑے مطالبہ كرتے ہيں كہ ان كے سامنے جھكا جائے، اور ان كى قدم بوسى كى جائے، اور قبروں پا جايا جائے، اور فوت شدگان كے سامنے بھى ركوع كيا جائے، اور ان كا اعتقاد ہے كہ يہ لوگ انہيں ہاتھ پكڑ كر جنت ميں لے جائينگے، اور يہ لوگ اذان ميں على رضى اللہ تعالى عنہ كا نام بھى ليتے ہيں، نماز ميں تشہد كے دوران بھى على رضى اللہ تعالى عنہ كا نام ليتے ہيں اور اس كے علاوہ بھى كئى ايك بدعات پر عمل پيرا ہيں، اور يہ بھى كہتے ہيں كہ: رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كئى ايك بار على رضى اللہ تعالى عنہ كا نام لے كر اللہ تعالى سے دعا كى تھى، اور اس كے علاوہ ام المومنين عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا اور ابو بكر و عمر اور عثمان رضى اللہ تعالى عنہم پر بھى سب و شتم اور لعن طعن كرتے ہيں.

ان كا كہنا ہے: انہوں نے فاطمہ اور على رضى اللہ تعالى عنہما كو تكليف و اذيت دى تھى، ميں نے جو كچھ اوپر بيان

کیا ہے وہ بہت زیادہ خرافات میں سے بہت ہی قلیل سا ہے، اور اب تک ان لوگوں کو حج پر جانے اور اپنے طریقہ پر نماز ادا کرنے کی اجازت حال ہے، اور مکہ میں بدعات و خرافات کرنے کی کھلی چھٹی ہے.
میرے بھائی آپ سے گزارش ہے کہ میرے اس سوال کا جتنی جلدی ہو جواب دیں، کیونکہ اگر اس عورت سے میری شادی جائز نہیں تو میں زنا کر رہا ہوں! اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ مجھے اور مومنوں کو شرک اور ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھے، اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچائے، آمین یا رب العالمین.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

الموسوعہ الميسرة في الاديان و المذاہب و الاحزاب المعاصرة میں بہرہ کی تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے:

یہ فرقہ اسماعیلی مستعلي فرقہ سے تعلق رکھتا ہے جو کہ امام مستعلی اور اس کے بعد الآمر اور اس کے بعد اس کے بیٹے طیب کی امامت کے قائل ہیں، اسی لیے انہیں الطیبۃ بھی کہا جاتا ہے، یہ برصغیر پاك و ہند اور یمن کے اسماعیلی فرقے سے تعلق رکھنے والے افراد ہیں، انہوں نے سیاست ترک کر کے تجارت اختیار کی اور ہندوستان پہنچے اور ہندوؤں سے مسلمان ہونے والے افراد سے میل جول کے بعد یہ بہرہ کے نام سے معروف ہوئے ہیں، اور بہرہ قدیم ہندی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی تاجر ہے.

- امام طیب (525ھ) میں پردہ پوش ہوا، اور اس کی نسل سے اب تک کسی بھی امام کے متعلق کچھ معروف نہیں، حتی کہ ان کے نام تک غیر معروف ہیں، اور بہرہ فرقہ کے علماء کرام خود بھی ان کے متعلق کچھ نہیں جانتے.

- بہرہ میں دو فرقے ہیں:

1 - بہرہ داودیہ: یہ قطب شاہ داود کی طرف منسوب ہیں اور برصغیر پاك میں دسویں صدی ہجری سے پائے جاتے ہیں، ان کا مبلغ بمبئی میں رہتا ہے .

2 - بہرہ سلیمانیہ: یہ سلیمان بن حسن کی طرف منسوب ہیں، اور ان کا مرکز آج تک یمن میں ہی پایا جاتا ہے. انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الميسرة في الاديان و المذاہب و الاحزاب المعاصرة (2 / 389).

دوم:

بہرہ کئی قسم کے منحرف عقائد پر مشتمل ہے اور یہ باطنی ہیں جو کہ شیعہ فرقہ میں سے ہیں، لیکن ان کا اپنے اماموں کے متعلق غلو رافضی شیعہ سے بھی بڑھ کر ہے، ذیل میں ہم ان کے چند ایک عقائد پیش کرتے ہیں:

1 ۔ یہ مسلمانوں کی مساجد میں نماز ادا نہیں کرتے.

۔ عقیدہ میں ظاہری طور پر یہ سارے معتدل اسلامی فرقوں کے عقائد کے مشابہ ہیں.

3 ۔ ان کا باطن کچھ اور ہے، یہ نماز تو ادا کرتے ہیں، لیکن ان کی یہ نماز اپنے امام اسماعیلی کے لیے ہوتی ہے جو طیب بن آمر کی اولاد سے ہے.

4 ۔ باقی مسلمانوں کی طرح یہ بھی مکہ مکرمہ حج کرنے جاتے ہیں، لیکن ان کا کہنا ہے کہ کعبہ امام کا نشان ہے. انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ المیسرۃ (2 / 390).

ان کا اپنے اماموں کے بارہ میں غلو کرنے کی کئی ایک صورتیں ہیں: اس کو سجدہ بھی کرتے ہیں، اور سب مرد و عورت اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ چومتے ہیں، ہم ذیل میں اس سلسلہ میں مستقل فتوی کمیٹی کے جاردی کردہ بعض فتاوی جات ذکر کرتے ہیں:

1 ۔ مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا:

بہرہ فرقہ کے بڑے علماء اس پر مصر ہیں کہ ان کی اتباع کی جائے اور جب بھی ان کی زیارت کی جائے تو ان کے سامنے سجدہ کیا جائے، کیا ایسا کوئی عمل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین کے دور میں پایا گیا ہے.

ابھی کچھ ایام قبل پاکستان کے ایک معروف اخبار (6 / 10 / 1977م) میں ایک بہرہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے شخص کی تصویر چھپی ہے جو اپنے ایک بڑے عالم دین کو سجدہ کر رہا ہے، آپ کی اطلاع کے لیے ہم اس کی فوٹو کاپی بھی ساتھ ارسال کر رہے ہیں برائے مہربانی اس کے متعلق معلومات فراہم کریں.

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" سجدہ عبادات کی ان اقسام میں شامل ہوتا ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے لیے مخصوص کی ہیں، اور یہ ایک قرب ہے جس کے لیے بندہ اپنے پروردگار اللہ رب العالمین کا قرب حاصل کرتا ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور یقینا ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو النحل (36).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور آپ سے قبل بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو الانبياء (25).

اور ايك مقام پر ارشاد ربانى اس طرح ہے:

اور دن رات اور سورج و چاند بھی اسی کی نشانیوں میں سے ہیں، تم نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر تمہیں اس کی عبادت کرنی ہے حم السجدۃ (37).

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنے بندوں كو سورج و چاند كے سامنے سجدہ كرنے سے منع فرمايا، كيونكہ يہ دونوں تو اللہ كى نشانيوں ميں سے ايك نشانى اور مخلوق ہيں، اس ليے يہ نہ تو سجدہ كے مستحق ہيں، اور نہ ہى كسى اور عبادت كے مستحق ہيں.

بلكہ اللہ سبحانہ و تعالى نے تو يہ حكم ديا كہ وہ اللہ سبحانہ و تعالى جو كہ ان دونوں يعنى سورج و چاند كو بھى اور دوسرى اشياء كو بھى پيدا كرنے والا ہے صرف اسى كے سامنے سجدہ ريز ہوں، اس ليے اللہ كے علاوہ كسى اور كو سجدہ كرنا حرام بلكہ يہ شرك كہلاتا ہے، لہذا كسى بھى مخلوق كے سامنے سجدہ كرنا صحيح نہيں.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

 کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو ؟ اور ہنس رہے ہو ؟ اور روتے نہیں ؟ (بلکہ) تم کھیل رہے ہو، اب اللہ کے سامنے سجدے کرو، اور (اسی کی) عبادت کرو النجم (59 - 62).

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالى نے حكم ديا ہے كہ صرف اسى اكيلے كو سجدہ كيا جائے، پھر اللہ عزوجل نے عموم بيان كرتے ہوئے اپنے بندوں كو حكم ديا كہ وہ ہر قسم كى عبادت صرف اللہ وحدہ كى ليے كريں اور عبادت ميں كسى بھى مخلوق كو شريك مت كريں.

چنانچہ جب بہرہ فرقہ كے لوگوں كى حالت يہ ہے جيسا كہ سوال ميں بيان ہوئى ہے: تو ان كا اپنے بزرگوں اور بڑوں كے سامنے سجدہ ريز ہونا ان كى عبادت ہے اور انہيں الہ بنانا ہے، اور انہيں اللہ كے ساتھ شريك بنانے كے مترادف ہے، يا پھر اللہ كے علاوہ انہيں معبود بنانا ہے، اور ان بزرگوں اور بڑوں كا اپنے فرقے كے لوگوں كو ايسا كرنے كا حكم دينا يا پھر ايسا كرنے پر ان بزرگوں اور بڑوں كا راضى ہونا اسے طاغوت بنا ديتا ہے جو اس كى بنفس نفيس

عبادت کی دعوت ہے، اس لیے دونوں فریق یعنی تابع اور متبوع دوسرے معنوں میں جو سجدہ کر رہا ہے اور جو بزرگ سجدہ کروا رہا ہے دونوں ہی اللہ کے ساتھ کفر کا ارتکاب کر کے ملت اسلام سے خارج ہو گئے ہیں، اللہ محفوظ رکھے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 382 ـ 383).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

سب عورتیں اس کے ہاتھ اور پاؤں چومتی ہیں، کیا اسلام میں جائز ہے کہ عورت کسی غیر محرم عالم دین کا ہاتھ چھوئیں، یہ عمل کسی بڑے عالم دین کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ اس عالم دین کے خاندان کے سارے افراد کے ساتھ یہی عمل کیا جاتا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اول:

سوال میں جو یہ بیان ہوا ہے کہ بہرہ فرقہ کی عورتیں اپنے بڑے اور بزرگ عالم کے ہاتھ پاؤں چومتی ہیں، بلکہ عورتیں اس بزرگ کے خاندان کے سارے افراد کی قدم بوسی کرتی ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ ہی خلفاء راشدین سے ایسا ثابت ہے کہ عورتیں ان کی قدم بوسی کرتی ہوں؛ کیونکہ ایسا کرنے میں مخلوق کی تعظیم میں غلو ہوتا ہے جو کہ شرک کا ذریعہ بنتا ہے.

دوم:

کسی بھی مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی عورت سے مصافحہ کرے، اور نہ ہی اس کے لیے کسی عورت کے جسم کو چھونا جائز ہے؛ کیونکہ اس میں فتنہ و فساد اور خرابی پائی جاتی ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ اس کا ذریعہ ہے جو اس سے بھی بڑا شر اور برائی یعنی زنا اور زنا کے وسائل ہیں.

اور پھر صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے والی عورتوں کا اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے:

﴿ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مومن عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریك نہ کریں گی، اور چوری نہ کریں گی، اور زنا کاری نہ کریں گی، اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی، اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیك کام میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی، تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ تعالی سے مغفرت طلب کریں، بیشك اللہ تعالی بخشنے اور معاف کرنے والا ہے ﴾الممتحنۃ (12).

عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا:

مومن عورتوں میں سے جو کوئی عورت بھی ان شروط کا اقرار کرتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے: " میں نے تجھ سے بیعت کر لی " یعنی کلام کرتے، اللہ کی قسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت میں کبھی بھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس طرح بعیت کیا کرتے تھے " میں نے تجھ سے اس پر بیعت لی "

متفق علیہ ، یعنی اسے صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے بیعت کرتے وقت مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے، بلکہ آپ صرف کلام کے ساتھ ہی بیعت کرتے حالانکہ مصافحہ کا تقاضا بھی موجود تھا، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت و عصمت بھی مسلمہ تھی، اور آپ کی بنسبت خرابی و فتنہ کا بھی کوئی خطرہ نہ تھا لیکن اس کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کرتے وقت عورت سے ہاتھ نہیں ملایا، اس لیے آپ کی امت کو تو بالاولی اجنبی عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، بلکہ یہ تو ان کے لیے حرام ہے، چہ جائیکہ عورتیں اس شخص اور اس کے خاندان کے باقی افراد کے ہاتھ پاؤں چومیں، صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میں عورتوں میں سے مصافحہ نہیں کرتا "

اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ یقینا تمہارے لیے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے ﴾الاحزاب (21).

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفي.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ عبد اللہ بن قعود.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (2 / 383 - 385).

كميٹى سے درج ذيل سوال بھى دريافت كيا گيا:

بہرہ فرقہ كے بڑے عالم كا دعوى ہے كہ وہ اپنے مريدوں اور متبعين كى نيابت ميں روح اور ايمان (يعنى دينى عقائد) كا كلى مالك ہے، اس كے متعلق آپ كى رائے كيا ہے ؟

كميٹى كے علماء كا جواب تھا:

" اگر بہرہ فرقہ كا بڑا عالم وہ دعوى كرتا ہے جو سوال ميں بيان كيا گيا ہے تو اس كا يہ دعوى باطل ہے، چاہے اس كا روح اور ايمان كا مالك ہونے كے دعوى سے مراد يہ ہو كہ ايمان اور روح اس كے ہاتھ ميں ہيں وہ اسے جس طرح چاہے پھير سكتا ہے، اور دلوں كو وہ جس طرح چاہے پھير كر انہيں ايمان كى ہدايت دے يا پھر انہيں سيدھى راہ سے گمراہ كر دے، كيونكہ اس كا مالك تو صرف اللہ عزوجل ہے اور اس كے علاوہ كوئى بھى اس كا مالك نہيں؛ اس ليے كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

چنانچہ جسے اللہ تعالى ہدايت سے نوازنا چاہے اس كا سينہ اسلام كے ليے كھول ديتا ہے، اور جسے وہ گمراہ كرنا چاہے اس كے سينے كو تنگ كر ديتا ہے، جيسے كوئى آسمان ميں چڑھتا ہے،اسى طرح اللہ تعالى ايمان نہ لانے والوں پر ناپاكى مسلط كر ديتا ہے الانعام (125).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى كچھ اس طرح ہے:

اللہ تعالى جس كو ہدايت دے تو وہ راہ راست پر ہے، اور جسے وہ گمراہ كر دے، تو اس كے ليے آپ كو كوئى راہنما اور كارساز ملنا ناممكن ہے الكہف (17).

اس كے علاوہ اس موضوع كى اور بھى بہت آيات ہيں جو اس پر دلالت كرتى ہيں كہ اللہ سبحانہ و تعالى ہى دلوں كو ہدايت و گمراہى كى طرف پھيرتا ہے اور كوئى نہيں، اور اس ليے بھى كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" بندوں کے دل اللہ رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہے انہیں پھیر دیتا ہے "

صحیح مسلم.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

" يا مقلب القلوب ، ثبِّت قلبي على دينك "

اے دلوں کو پلٹانے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ.

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے.

یا بہرہ فرقہ کے اس سردار اور بڑے نے روح اور ایمان کا کلی مالك ہونے سے یہ مراد لیا ہے کہ وہ اپنی جماعت اور افراد کے ایمان کا نائب ہے کہ صرف اس کا ایمان ہی کافی ہے اور انہیں ایمان لانے کی ضرورت نہیں، اور انہیں اس کا ثواب بھی حاصل ہو گا، اور وہ اس طرح عذاب سے بھی نجات حاصل کر لیں گے چاہے وہ برے عمل بھی کرتے رہے اور جرائم کے مرتکب ٹھریں، یہ اعتقاد تو قرآن مجید میں بیان کردہ عقیدہ کے خلاف ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

 جو کوئی نیکی کرے تو اس کا اجر اس کے لیے ہے، اور جو وہ برائی کرے اس کا وبال بھی اسی پر ہے البقرة (286).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد ربانی کچھ اس طرح ہے:

 ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے الطور (21).

اور ایك جگہ اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے:

 ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے، مگر دائیں ہاتھ والے، کہ وہ باغات و بہشتوں میں بیٹھے ہوئے گنہگاروں سے سوال کرینگے، تمہیں کس چیز نے دوزخ میں ڈالا ؟ المدثر (38 ـ 42).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

 جوئی کوئی بھی برا عمل کریگا اسے اس کی سزا دی جائیگی، اور وہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی دوست نہیں پائیگا اور نہ ہی کوئی مدد گار، اور جو کوئی نیك و صالح علم کریگا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہونگے، اور کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائیگا النساء (123 ـ 124).

اور رب ذوالجلال کا فرمان ہے:

﴿ اور انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے کوشش و سعی کی ہو گی ﴾النجم (39).

اور ایك جگہ فرمایا:

﴿ اور کوئی بھی جان کسی دوسرے شخص کا بوجھ نہ اٹھائیگا، اور اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائےگا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائیگا چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو ﴾فاطر (18).

اس کے علاوہ بھی اس موضوع کے متعلق بہت ساری آیات ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر انسان کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائیگا چاہے وہ برا عمل ہو یا اچھا، اور اس لیے بھی کہ صحیح حدیث میں رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں ﴾الشعراء (214).

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر فرمایا:

" اے قریش کی جماعت ۔ یا اس طرح کا کوئی اور کلمہ کہا ۔ تم اپنے آپ کو بچا لو میں اللہ سے تمہارے کچھ کام نہیں آؤنگا، اے عباس بن عبدالمطلب میں تجھے اللہ سے نہیں بچا سکوں گا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ میں اللہ سے تیرے کچھ کام نہیں آ سکوں گا، اے فاطمہ بنت محمد تم میرے مال سے جو چاہو مانگ لو میں اللہ سے تیرے کچھ کام نہیں آؤنگا "

متفق علیہ.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 385 ـ 387).

اور یہ بھی دریافت کیا گیا:

اس کا دعوی ہے کہ وہ وقف کردہ املاك کا مالك کلی ہے، اور سب صدقات کا اس سے کوئی حساب و کتاب نہیں لے سکتا، اور وہ زمین پر اللہ ہے، اسی طرح ان کے بڑے اور بزرگ طاہر سیف الدین طاہر کا بمبئی ہائی کورٹ میں عدالت کے سامنے بھی یہی دعوی تھا، اور اسے اپنے پیروکاروں پر پوری قدرت ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

سوال میں جو بہرہ فرقے کے بڑے کا دعوی بیان کیا گیا ہے کہ " وہ سب وقف کردہ املاك کا مالك کلی ہے، اور وہ سب صدقات پر کوئی حساب نہیں دیگا، اور وہ زمین پر اللہ ہے "

یہ سب دعوے باطل ہیں، چاہے اس کی جانب سے ہوں یا کسی اور کی جانب سے صادر ہوئے ہوں: پہلا دعوی اس لیے باطل ہے کہ:

وقف کردہ بعینہ چیز کسی کی ملکیت نہیں ہوتی، بلکہ اس کا فائدہ اور نفع ملکیت ہوتا ہے، اور وہ اس طرح کہ جس کے لیے وقف کیا گیا ہو اس کا فائدہ اس کو دیا جاتا ہے کسی اور کو نہیں، اس لیے ان بہرہ کا بڑا اور سردار کسی بھی بعینہ وقف کردہ چیز کا مالك نہیں، اور نہ ہی وہ اس کے فائدے کا مالك ہے صرف اس کے فائدہ کے ملکیت اسی چیز کی حاصل ہو گی جو صرف اس کے لیے وقف کی گئی ہو اور وہ اس کا اہل بھی ہو.

رہا دوسرا دعوی کہ: اس کا محاسبہ نہیں کیا جا سکتا: یہ اس لیے باطل ہے کہ ہر شخص کو اس کے اعمال پر اس کا محاسبہ ہو گا کہ وہ صدقات و خیرات وغیرہ میں کس طرح تصرف کرتا رہا، یہ محاسبہ کتاب و سنت کی نص اور اجماع امت سے ثابت شدہ ہے.

رہا تیسرا دعوی کہ: وہ زمین میں اللہ ہے: یہ صریحا کفر ہے، اور جو کوئی بھی یہ دعوی کرے وہ طاغوت ہے جو اپنے آپ کو الہ بنانے اور اپنی عبادت کی دعوت دے رہا ہے، اور اس چیز کا بطلان تو ایسا ہے کہ یہ دین کی ضروری معلوم اشیاء میں شامل ہوتی ہیں اور ہر ایك کو اس کا علم ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (2 / 387 - 388).

کمیٹی کے علماء کرام سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

اس کا یہ بھی دعوی ہے کہ اسے اس طرح کے اعمال پر اعتراض کرنے والوں سے سوشل بائیکاٹ کرنے کا حق حاصل ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" اگر تو پھر فرقے کے بڑے علماء کا یہی طریقہ اور اوصاف ہیں جو اوپر کئی ایک سوالات میں بیان ہوئے ہیں: تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کے ارتکاب کردہ شرکیہ اعمال پر اعتراض کرنے والوں سے برات کا اظہار کرے، بلکہ اسے تو ان کی نصیحت قبول کرنی چاہیے، اور اپنے آپ کو معبود و الہ بنانے سے باز آ جانا چاہیے، اور ایسے دعوؤں سے اجتناب کرنا چاہیے جو اللہ عزوجل کے لیے مخصوص ہیں، اور اللہ کے علاوہ کوئی اور اس سے متصف نہیں ہو سکتا: یعنی الوہیت، اور روح و دلوں کا مالك ہونا یہ سب اللہ عزوجل کے خصائص میں شامل ہے، اور اس کا اپنے ارد گرد افراد کو اپنی عبادت کی دعوت دینا، اور اس کے اور اس کے خاندان کے افراد میں غلو کرتے ہوئے ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے جھکنا اور گڑگڑانے کی دعوت دینا بھی جائز نہیں.

بلکہ اس بڑے کے شرك و کفر پر اعتراض کرنے والوں کو چاہیے کہ اگر وہ اپنی گمراہی و ضلالت اور کفر و شرك سے باز نہیں آتا اور ان کی نصیحت قبول نہیں کرتا، اور نہ ہی وہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتا ہے تو وہ اس شخص اور اس کے پیروکاروں اور اس طرح کے دوسرے طاغوتوں اور طاغوت کی عبادت کرنے والوں سے براءت کا اظہار کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اور تم سب اکٹھے ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو ﴾آل عمران (103).

اور ایك مقام پر اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿ یقینا تمہارے لیے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالی اور آخرت کے دن کی توقع رکھتا اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے ﴾الاحزاب (21).

اور ایك مقام پر ارشاد ربانی کچھ اس طرح ہے:

﴿ اور یقینا ہم نے ہر امت میں رسول مبعوث کیا کہ لوگو صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو ﴾النحل (36).

اور ایك جگہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور اللہ کی عبادت کی طرف متوجہ رہے وہ خوش خبری کے مستحق ہیں میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو بات کان لگا کر سنتے ہیں، پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع بھی کرتے ہیں، یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالی نے ہدایت سے نوازا اور یہی عقلمند ہیں ﴾الزمر (17 - 18).

اور ایك مقام پر فرمایا:

﴿ تمہارے لیے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں اور براءت کا اظہار کرتے ہیں، ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں، جب تك تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لیے بغض و عداوت ظاہر ہو گئی ﴾الممتحنۃ (4).

حتی کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ یقینا تمہارے لیے ان میں اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو، اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالی بالکل بےنیاز ہے، اور اسی کی حمد و ثنا ہے ﴾الممتحنۃ (6).

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 388 - 389).

اور آخر میں مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

" اگر تو بہرہ فرقے کے بڑے اور رئیس اور اس کے پیروکاروں کا فی الواقع ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے سوالات میں بیان کیا ہے تو وہ لوگ کافر ہیں، اور وہ دین اسلام کے اصول و قواعد پر ایمان نہیں رکھتے، اور نہ ہی وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے راہنمائی لیتے اور اس پر عمل کرتے ہیں، اور ان سے کوئی بعید نہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالی اور

اس کی کتاب اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچا ایمان لانے والوں کو تنگ کریں جس طرح ہر امت کے کفار نے اللہ کی جانب سے ان کی ہدایت کے لیے مبعوث کیے گئے رسولوں کے ساتھ کیا اور انہیں ہر طرح سے تنگ و پریشان کیا.

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (2 / 390).

بہرہ فرقے کے متعلق مزید تفصیلی معلومات کے حصول کے لیے خادم حسین الہی بخش کی کتاب " برصغیر میں مسلمان معاشرے کے انحراف پر مغربی فکر کے اثرات " کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے سب مسلمانوں کے لیے واضح ہو جاتا ہے کہ: بہرہ فرقے کی عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے، اور اسی طرح ان کے مردوں سے اپنی عورتوں کی شادی کرنا بھی حرام ہے، اور یہ فرقہ باطنی ہے جو اسلامی اصولوں کی مخالفت کرتا اور اسلامی بنیادوں کو گراتا ہے.

اور آپ کو بیوی کو چاہیے کہ یا تو وہ اس فرقہ سے مکمل طور پر واضح براءت کا اظہار کرے، اور جن فاسد عقائد پر وہ ہیں ان کی وجہ سے وہ انہیں کافر گردانے, وگرنہ آپ کا اس کے ساتھ رہنا حلال نہیں، اور آپ کا اس سے نکاح فسخ ہو گا، اور آپ کو اس کے کفر و ارتداد کا علم ہو جانے کے بعد اس کے ساتھ رہنا اور اس سے جماع کرنا زنا شمار ہو گا، یہ یہودیہ اور عیسائی عورت کی طرح نہیں؛ کیونکہ وہ تو اہل کتاب میں شامل ہوتی ہیں، لیکن بہرہ فرقہ تو باطنی اور کافر ہے.

واللہ اعلم .